سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

# نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔اے ۱۲ وارث روڈ۔ لاہور — ایڈیٹر انچیف
پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور — اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور — مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۴۶

## غزل
### بچوں کے لئے

یہ الفت کا مزا ہے اور میں ہوں | مسیحا غم ترا ہے اور میں ہوں
چلو نگا شاہ کے نقش قدم پر | یہ دل کا مدعا ہے اور میں ہوں
تصور ہے مجھے ابن خدا کا | یہی اب سلسلہ ہے اور میں ہوں
مجھے میرے مسیحا سے ملا دے | خدا سے یہ دعا ہے اور میں ہوں
مجھے سب کہتے ہیں شیدائے عیسیٰ | یہ میرا مرتبا ہے اور میں ہوں

رسا کو عشق ہے ابن خدا سے
یہ چرچا جا بجا ہے اور میں ہوں

رسا بریلوی

## غزل
### بچوں کے لئے

تمہاری فرقت میں ہم مسیحا ہزاروں صدمہ اٹھا چکے ہیں
وہ نام نیکوں میں خاص اپنا لکھا چکے ہیں لکھا چکے ہیں
اٹھا نہیں سکتا کوئی ہم کو اٹھینگے اب تو یہاں سے مر کے
تمہارے کوچہ میں اب تو شاہا فقیر دھونی رما چکے ہیں
ہوا ب تو کچھ بھی بلا سے اپنی نہیں ہے پروا کسی کی ہم کو
تمہاری الفت میں اے مسیحا ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہیں۔
فرشتے ہیں جبکہ تابع تیرے خدا کے پیارے ہمارے پیارے
تو ہم بھی قدموں میں آپ تیرے سر اپنا پیارے جھکا چکے ہیں۔

نہ دین و دنیا سے کام ہم کو نہ مال و دولت کی چاہ ہم کو
مسیح کے عشق میں رسا ہم متاع ہستی مٹا چکے ہیں

---

## صنف نازک کی تعلیم و تربیت

ہم اپنے بھائی مسٹر جیرجی صاحب کی اس ضروری تحریک کی طرف ناظرین کرام کی توجہ مبذول کراتے ہوئے آپ کی اس قابل قدر رائے سے اتفاق کرتے ہیں اور دیگر اہل قلم سے التماس کرتے ہیں کہ وہ عنوان بالا پر اپنے قیمتی خیالات کا دل کھول کر اظہار فرمائیں تاکہ تعلیم نسواں کے جملہ نقائص دور کرنے والوں کو سہولت ہو اور وہ تعلیم نسواں کے لئے بہتر کورس تیار کر سکیں۔ ایڈیٹر۔

میرا ہمیشہ یہ پختہ یقین رہا ہے کہ لڑکیوں اور نوجوان عورتوں کی کتب درسیہ لڑکوں اور نوجوان مردوں کی کتب درسیہ سے مختلف ہونی چاہئیں۔ اس بنا پر کہ مرد کے کام کرنے کا دائرہ عورت کے کام کرنے کے دائرے سے مختلف ہے۔ عورت کے کام کرنے کا دائرہ زیادہ تر اس کا گھر ہے جبکہ مرد کے کام کرنے کا دائرہ گھر سے باہر ہے۔ لہٰذا جو تعلیم مرد کو اس کام کے لئے اسکو تیار کر سکتی ہے وہی تعلیم عورت کو اُس کے دائرے کے کام کے لئے ایسی اچھی طرح تیار نہیں کر سکتی لڑکوں اور نوجوانوں کی موجودہ تعلیم کی موزونیت یا ناموزونیت کے متعلق کچھ کہے بغیر میں عورتوں کی تعلیم کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔

چونکہ عورت کے کام کا دائرہ اس کا گھر ہے۔ اس لئے اُسکی تعلیم ایسی ہونی چاہئے جو اُسے اس کام کرنے کے قابل بنا دے نہ اُسکو اعلیٰ تعلیم بے روک ٹوک دی جائے لیکن یہ امر کہ گھر اسکے کام کا مرکز ہے کبھی بھی اس کے تمام طالب علمی کے زمانے میں نظر سے اوجھل نہیں ہونا چاہیے۔ اُسے ایسی تعلیم دینی چاہئے جو اُسے گھر کے لئے مفید بنا سکے۔

جس سے وہ گھر کو خوش اور سہانا بنا سکے جھوٹی زیبائش اور فضول خرچی کی طرف نہ دے جاسکے۔ آسے ایک عمدہ گھر والی بنا سکے۔ تاکہ وہ شوہر کی حقیقی مددگار ہو اور ایک دور اندیش اور بچوں کی ہوشیاری سے تربیت کرنے والی والدہ بن سکے۔ ننانوے فیصدی اور بعض طبقوں میں سو فیصدی ہندوستان کی لڑکیاں شادی شدہ ہوتی ہیں۔ یہ نہ صرف اچھی بات ہے بلکہ نہایت اہم اور ضروری بات ہو۔ کہ انہیں بچوں کی پرورش اور تربیت کے متعلق علم ہو۔ ان کو بچوں کے دل کی واقفیت ہونی چاہئے کہ کس طرح بتدریج بچہ بڑھتا ہے نشوونما پاتا ہے۔ اور کتنے مختلف پہلوؤں کی طرف اُس کے دل کے رجحانات کرلایا جاسکتا ہے۔ علاوہ اُنہیں کھانا پکانے کے متعلق خاص واقفیت ہونی چاہئے جس کے بغیر لڑکیوں کی تعلیم کسی حالت میں بھی مکمل نہیں سمجھی جاسکتی۔ انہیں سینے پرونے اور کروشیا کا کام سکھایا جانا چاہئے۔ مگر ساتھ ہی کپڑے قطع کرنے کا کام جو سب سے ضروری کام ہے نظرانداز نہیں ہونا چاہئے۔ اُسے علم موسیقی سے بھی کچھ واقفیت ہونی چاہئے۔ اُسے کسی حالت میں بھی تیمارداری کے اصولوں سے بے بہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ اور عام بیماریوں خصوصاً بچوں کی بیماریوں کی انسدادی تدابیر سے ہرگز ہرگز ناواقف نہیں ہونا چاہئے۔ کتب درسیہ کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے وقت کا خاص لحاظ رکھنا چاہئے جو کہ وہ موجودہ حالات میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے دی ۔ ۔ ۔ جاسکتی ہیں۔

ہر ایک گرل سکول میں کھیلوں اور تربیت جسمانی کے واسطے انتظام ہونا چاہئے۔ عورت کی ساخت اور سن بلوغ کے قریب پہنچنے والی لڑکیوں کے اُٹھان کی خصوصیات کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہئے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ورزش جسمانی اور کھیلوں کا منشا جسم کو ترقی دینے اور تندرست رکھنے کا ہے۔ نہ یہ کہ کسی طرح اسکو نقصان یا ایذا پہنچے۔

اس مضمون کے لکھنے سے اصل غرض یہ ہے کہ ان دنوں لڑکیوں کی کتب درسیہ کی نظرثانی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اور جو اصحاب تعلیم سے عموماً اور لڑکیوں کی تعلیم سے خصوصاً دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اس معاملہ پر اپنی اپنی رائے مبارکہ کا اظہار فرمائیں تاکہ سب کے مشورے اور اتفاق سے ہم کسی مفید نتیجہ تک پہنچ سکیں۔

راقم۔ تعلیم نسواں کا بہی خواہ
(رائے بہادر) ایل۔ سی۔ چیٹرجی۔ ہیڈ ماسٹر
مشن ہائی سکول۔ گوجرانوالہ۔

---

# عیسائیوں کی مالی حالت

## سنوارنے کا نادر موقع

**مسیحیوں کی ممتاز خصوصیات** — ہندی الاصل عیسائی ملک ہند کی ہفت رنگی آبادی میں بعض ممتاز خصوصیات سے آراستہ ہیں۔ باعتبار مردم شماری ہندوؤں اور مسلمانوں کے بعد عیسائیوں کا درجہ ہے۔ اگر سوشیل پہلو سے کوئی گروہ بالاتر ہے تو وہ عیسائی ہیں۔ گو ہندوستان کے باقی گروہ کسی نہ کسی مذموم رسم اور مکروہ رواج کے شکار ہیں۔ ایک دو اور قابل ذکر خصوصیات ہیں اگر کسی قوم کے افراد (۱) ملازمت پر بسراوقات کرتے ہیں تو وہ ہندوستان کے عیسائی ہیں۔ اگر ہیں (۲) جائیداد اور مال و متاع میں کوئی قوم تہی دست ہے تو وہ عیسائی ہیں۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ عیسائیوں میں بیشتر ہندو و مسلمانوں سے نومسیحی ہوتے ہیں جو یک بینی و دوگوش گھر سے نکلکر ایک ایسے گروہ میں شرکت قبول کرتے ہیں۔ کہ جس کے افراد کے وہ فیصدی انہیں شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ قانوناً کوئی شخص تبدیل مذہب سے اپنی جدی جائداد سے محروم نہیں کیا جاسکتا میری صلاح تمام ایسے نومسیحیوں کو یہ ہے کہ وہ اپنی جائداد سے کسی صورت میں دست بردار نہ ہوں۔ اپنے سوشیل تعلقات اپنے ہندو مسلمان رشتہ داروں اور دوستوں سے برابر قائم رکھیں۔ دکھ درد میں شریک ہوکر اپنی وسیع دلی اور مسیحی محبت کا عملی ثبوت بہم پہنچائیں۔ اس جدی جائیداد کی بدولت کسی قسم کی مالی آفتوں کو آپ مغلوب کرسکتے ہیں۔ آپ اپنا استحقاق جائداد کسی صورت میں ترک نہ کریں۔

**سیلف سپورٹ کا مسئلہ**۔ امریکہ اور انگلستان کی مشنری سوسائٹیاں اپنے خزانہ دوں کی خاطر تاکید کرتی رہتی ہیں کہ ہندوستانی عیسائیوں کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی تلقین کرو۔ اس وجہ سے اکثر دفعہ جلسوں میں مشنری اور مسیحی لیڈر سیلف سپورٹ کا راگ گایا کرتے ہیں۔ مگر سیلف سپورٹ کہاں سے ہو۔ جبکہ اوسط درجہ کے عیسائی افلاس کا ہر وقت شکار رہتے ہیں۔ فقط تنخواہ پر بسر اوقات ہوتی ہے۔ ولائتی معاشرت بہت گراں پڑتی ہے تاہم تعلیم یافتہ عیسائی اسی پر خدا اپنی آمدن خوشی خوشی لٹاتے ہیں۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ آڑے وقت کے لئے کافی روپیہ نہیں پس انداز کرسکتے۔ یہ تو شہر کے عیسائیوں کا کچا چٹھا ہے۔

**دیہاتی عیسائی**۔ اب دیہات والوں کی حالت ملاحظہ ہو ان میں بحیثیت مجموعی ادنے طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان پڑھ ہونے کے باعث اُن کی معاشرت بے حد سستی اور کم خرچ ہے۔ ان کے لڑکے لڑکیاں اردو فارسی یا تھوڑی سی انگریزی پڑھ لیتی ہیں۔ اس گروہ کا پیشہ کھیتی ہے۔ بیشتر مزارع کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ مشنریوں اور کمتی فوج والوں کی بدولت لائل پور۔ منٹگمری۔ ملتان وغیرہ کے اضلاع میں مربع حاصل کرتے ہیں کہ جنہیں وہ سالانہ قسطوں میں اپنے مربع کی قیمت دیتے ہیں۔ مگر مربع کی قیمت اتنی گراں ہے کہ وہ تیس چھتیس سال سے پہلے ادا نہیں ہوسکتی اور جب تک آخری قسط نہ ادا ہو جائے ملکیت نہیں ہوسکتی۔ اور تیس سال کا عرصہ بہت لمبا اور دقت طلب ہے۔ اگر عیسائی لوگ درحقیقت اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے خواہاں ہیں۔ اگر وہ اپنے پاسٹر اور اپنے مشنری بھیج کر غیر مسیحیوں کے درمیان اپنا مذہب پھیلانا چاہتے ہیں اگر وہ اپنے ہمسایہ گروہوں کی عزت و وقعت حاصل کرنے کے دل و جان سے خواہاں ہیں۔ اگر وہ اقتصادی اہمیت اور پولیٹیکل اقتدار سکھ قوم کی طرح قائم کرنے کے خواب دیکھتے ہوں تو انہیں زمین جائداد پیدا کرنا چاہئے۔

**نہایت زرخیز مگر کوڑیوں کے مول کی اراضی** — جو بلند نظر اولوالعزم ...۔۔۔ اور عالی حوصلہ عیسائی نہایت زرخیز مگر سستی اراضی حاصل کرکے اپنی مالی حیثیت کی ترقی کے خواہاں ہوں۔ راقم۔ ریاست بہاولپور میں حسب ضرورت اراضی حاصل کرنے میں (دیکھو صفحہ ۱۱)

# نورافشاں

مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء


## بزرگ واعظ صاحب کی نورافشاں پر نظر عنایت

اسد اے دل پرداغ بیتابی سے کچھ حاصل نہیں

ہوسکا طاؤس سے کب قابل انعام رقص

### قصہ یوں ہے

کچھ دن گذرے کہ ہم نے ایک معزز دوست کے اعتراض کے جواب میں "حضرت۔ جناب۔ علیہ السلام" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا وہ بھی مجبور ہو کر لکھا تھا۔ اظہار حق کے لئے لکھا تھا۔ پھر یہ کہتے ہوئے لکھا تھا کہ اگر کوئی مسیحی علیہ السلام کا اضافہ خداوند کے اسم مبارک پر نہ کرنا چاہے تو نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص آپ کے نام پر علیہ السلام کا اضافہ کرتا ہے تو اس پر کوئی مسیحی کفر کا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ

ہم بھی یسوع مسیح کی بشریت کے منکر نہیں ہیں۔ وہ بشریت تاحال سلامتی کی محتاج ہے۔

جس سلسلہ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی اسے ۲۳ جولائی کے نورافشاں میں دیکھا جاسکتا ہے چونکہ ہمارے جواب کی تردید دقت تک ہمیں نہ ملی تھی۔ لہٰذا ہم نے مضمون بحث پر بحث ختم کر دی گو بعد کو تردیدی مضمون بھی ملا پر چونکہ اس میں کوئی نیا اعتراض نہ تھا پہلے اعتراضات کا اعادہ ہی تھا اس وجہ سے ہم نے اسے شائع کرنا مناسب نہ جانا۔

### مگر نورافشاں کے دیرینہ دوست

پادری واعظ صاحب نے جب دیکھا کہ بحث اصل مضمون پر ختم ہو گئی تو آپ نے مسیحی عزت کے جوش میں آکر ایک مضمون جماعتی تردید میں لکھکر ہمارے پاس برائے اشاعت بھیجا جو دراصل جناب واعظ کا ایسا فتویٰ تھا۔ جسے ہم نے قابل اشاعت خیال نہ کیا تھا۔ اپنی جیب سے ایک آنہ کا خون کر کے وہ فتویٰ آپ کے پاس بھیجدیا تھا۔ اس سے آپ کا ہم پر قہر و غضب اور بھی بھڑکا پھر آپ نے وہی مضمون بقول خود معتبر قاصد کے پاس برائے اشاعت روانہ کر دیا تھا۔ مدیر قاصد نے بھی اسے ناقابل اشاعت خیال کر کے درج نہ کیا۔ بہتر تو یہ تھا کہ جناب واعظ صاحب حقیقت کو سمجھ کر آگے کو خاموش رہتے۔

### مگر ہنوز آپ کا مرغوب طبع رسالہ سعی باقی تھا

جو بیٹھے لوگوں کی پگڑیاں اتارنے کی مشق کرتا رہا ہے جناب نے جو جی میں آیا لکھ کر اس کے دفتر میں بھیجدیا۔ اس نے اُسے نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر شائع فرما دیا۔ اچھا کیا۔ خوب کیا۔ پہ یہ تو فرماؤ کہ اب خفت کس کی ہو گی؟ کیونکہ آپ ہمارے مقابل جو کچھ لکھ بیٹھے ہیں اسکی صحت قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔ مدیر سعی وکیل ہو کر آپ کو پھنسا گیا اور اب تماشہ دیکھیگا۔ اس نے ایک پائی آپ کی مدد نہیں کرنا۔ کیونکہ آپ خود لکھ بیٹھے ہیں۔ کہ

"دنیا میں جب خداوند تھے اور انہوں نے اپنے آپ کو الوہیت سے خالی کیا تب وہ کسی انسان کی دعا کے محتاج نہ تھے۔ اب جبکہ الوہیت نے انسانیت کو اپنے اندر لے لیا تو وہ سلامتی کے محتاج ہوئے اور وہ ہم سے علیہ السلام کے خواہشمند ہیں۔ کوئی ثبوت۔ کوئی حوالہ رسولوں کی طرف سے کوئی اشارہ کیا یہ فقرہ صریح خداوند کی شان کے خلاف نہیں ہے؟"

### یہ تو جناب واعظ صاحب کی مسیح دانی کا نمونہ ہوا

سبحان اللہ جناب نے مسیحیت دانی کے کیسے آفتاب و مہتاب چمکائے ہیں علم الٰہی کی کیسی گہری صداقتوں کے الہام فرمائے ہیں۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ آپ خداوند یسوع مسیح کی تمام زمینی زندگی کو ایک معمولی بشر کی زندگی بنا گئے بلکہ حضرت جناب کے قہر و غضب کی شان ملاحظہ ہو "علیہ السلام" کے جملہ کو یسوع مسیح کے پاک اسم کے آخر میں اضافہ کرنے کو کفر اور خلاف انجیل سمجھ رہے ہیں۔ نورافشاں کی صداقت پر نالاں ہیں مگر خود یسوع مسیح کو ہم سے کروڑ چند زیادہ سلامتی کا محتاج ظاہر کر گئے ہیں۔ اس پر بیبات اور بھی لطف کی ہے کہ جناب خلاف اس وجہ سے رو رہا ہے کہ ہم نے یسوع مسیح کی بشریت پر علیہ السلام کے اضافہ کو جائز قرار دیدیا ہے۔ جناب والا اگر آپ کی اور رسالہ سعی کی مسیحی غیرت میں یہی کچھ تھا جکا اظہار فرمایا گیا ہے تو آپ اس غیرت کو چھپا رکھتے تو اچھا ہوتا۔ ہم تو پہلے ہی آپ کی غیرت کو بھانپ کر آپ کو منع کر رہے تھے کہ اس کا اظہار مت کرنا مگر آنجناب کی غیرت کا طوفان ہمارے روکنے سے کب رکنے والا تھا۔ آخرکار جناب والاشان کی بیتاب طبع غیرت تو خوب ظاہر ہوئی مگر افسوس ہے کہ دستار امامت خطرہ میں پڑ گئی اور جناب کو اسکی خبر تک نہیں ہے۔

### جناب واعظ صاحب پھر سنئے

ہم پھر وہی عبارت دہراتے ہیں کہ ہم یسوع مسیح کی بشریت کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ اقراری ہیں۔ وہ بشریت تاحال بشریت ہے۔ وہ خدا نہیں بنگئی اور نہ کبھی خدا بنیگی۔ اس بشریت پر اگر مسلمان "علیہ السلام" کا اضافہ کرتے ہیں تو خوب کرتے ہیں اور مسیحیوں کو بھی مسلمانوں سے کلام کرتے وقت بائبل کی جملہ قابل تعظیم ہستیوں کے اسماء کے آخر میں علیہ السلام کا جملہ بڑھانا چاہئے۔ ورنہ مسیحی مسلمانوں کے نزدیک بے ادب قرار پائینگے۔ خداوند کے اسم مبارک کے آخر میں علیہ السلام کا جملہ بڑھانا ہرگز سوادبی میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح کی بشریت تاحال آلٰہی سلامتی کی محتاج ہے اور ہمیشہ محتاج رہیگی۔ کیونکہ الوہیت کا اسکی احتیاجات کو کسی زمانہ دفع کرنا اس کی بشریت کے محتاج ہونے کی نفی نہیں کرتا ہے نہ اسکی بشریت کو الوہیت سے خالی ہونا ظاہر کرتا ہے۔ یسوع مسیح ابتدا سے تا ابد عبد اللہ نہ ہے وہ ایک لمحہ کے لئے الوہیت سے خالی نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔ مگر اسکی عبودیت عبودیت ہی رہیگی اور الوہیت الوہیت ہی رہیگی۔ لہٰذا اُسکی عبودیت ہر احتیاج میں الوہیت کی محتاج ہے۔ وہ الوہیت سے مستغنی نہیں مانی جاسکتی ہے۔ ایسے حال میں یسوع مسیح کے نام پر علیہ السلام کا اضافہ ہرگز سوء ادبی میں داخل نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اب یا تو نورافشاں پر سے اپنا فتویٰ واپس لو یا یسوع مسیح کا الوہیت سے خالی ہونا ثابت کر دو۔

نور افشاں اور قاسمہ نے تو گناہ کبیرہ کا اس لئے ارتکاب کیا تھا کہ حضور انور کی رہ جائے مگر مسیحی نے جناب کے فتوے کو شائع کر کے تھوڑی دیر کے لئے جناب کے دل کو تو ٹھنڈا کر دیا مگر جناب کی مسیحیت دانی کی صفید سر ڈالی۔ یہ ہے وکیلوں پر اعتماد کرنے کا نتیجہ۔ جنہیں روح کی تو مطلق فکر ہی نہیں کیونکہ ان کی روٹیاں مدعی اور مدعا علیہ کی جیبوں میں رہتی ہیں مگر روح کی فکر رہتی ہے۔ اب آپ ہی کہو کہ آپ نے ان روحانی مشیروں کے ہاتھ میں مقدمہ دیکر کیا کمائی کی؟ یہی کہ زمین پر خداوند الوہیت سے خالی تھا۔ گویا آپ عمر بھر اس خداوند کی منادی کرتے کرتے سفید ریش ہو گئے جو زمین پر الوہیت سے خالی تھا۔ یہ آپ کو اس سے افسوس بھی کیوں ہوتا ہے۔ آپ کی تسلی کے لئے مدیر مسیحی کا نوٹ ہی کافی ہوگا۔ مگر ہم جناب والا شان سے امیدوار ہیں کہ اپنے فتوے کو واپس لیکر اپنی غلطی کا اعتراف شائع فرمائیں۔ اگر آپ نے فلپی ۲: ۵-۸ کا مطلب ہم سے سمجھنا ہے تو لاہور تشریف لا کر سمجھیں۔ ہم مفت بغیر فیس آپ کو سمجھانے کا ٹھیکہ لیتے ہیں۔

---

## دنیوی انسان

دنیوی انسان کہتا ہے کہ کھاؤ۔ پیو۔ کل مرنا ہے۔ اسکی زندگی کا مقصد و مدعا اس سے بڑھ چڑھ کر ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کی زندگی کے مقصد میں اور حیوان مطلق کی زندگی کے مقصد میں انہیں بھی کا بھی فرق نہیں ہوتا وہ کھانے پینے کے لئے جیتے ہیں۔ اس وجہ سے کھانے پینے کے اسباب کی فراہمی میں شب و روز جتے ہیں۔ ان کے اِس کھانے پینے اور عیش و عشرت کے اسباب کی کثرت کا ہونا کسی کے لئے تعجب خیز امر نہیں ہے۔ وہ کھانے پینے کے اسباب پر لڑتے جھگڑتے رہتے بلکہ اس لڑنے جھگڑنے پر ایک دوسرے کے ہاتھوں مرتے رہتے ہیں۔ اسی طبیعت کے انسان کسی دوسرے کو خوش حالی میں دیکھ نہیں سکتے۔ ان کی یہی کوشش رہتی ہے کہ یا تو دوسروں کی خوشحالی کے جملہ اسباب کے خود مالک بن جائیں یا دوسروں کو خوشحالی کے جملہ اسباب سے محروم کر کے گداگر بنا ڈالیں۔ انہیں یہ بات ہرگز پسند نہیں آتی کہ ان کے کھانے پینے کا کوئی دوسرا ساجھی بن جائے۔

دنیوی انسان ہی انسانی زندگی میں مصائب کے طوفان برپا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ اس کی خود غرضی اور خود پرستی سے ہی وہ مظالم پیدا ہوا کرتے ہیں جن سے بنی آدم فی زمانہ نالاں چلے آئے ہیں۔ اس خود غرض اور خود پسند اور خود پرست انسان کے کام ہی فی زمانہ بنی آدم کو الٹا الٹا آشوب لاتے آئے ہیں جبکہ مذاہب کے بانیوں نے جس جابر و ظالم انسانی فطرت پر ہزار ہا لعنت کی ہے وہ یہی طبیعت انسانی ہے اور جسے جابر و ظالم قرار دیا ہے وہ یہی بے مہر دنیوی انسان ہے۔

مگر روحانی اور مذہبی انسان کھانے پینے کا غلام نہیں ہے نہ کھانے پینے کے لئے جیتا ہے۔ اس کا مقولہ یہ ہے کہ جاگو اور دعا مانگو۔ پرہیزگاری اور راستبازی کی پیروی کرو۔ ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ایک دوسرے کے بوجھ اٹھاؤ۔ حقداروں کا حق ادا کرو۔ محتاجوں کی خبر گیری کرو۔ خدا کی تمام مرضی اپنی زندگی کے طرز عمل سے پوری کرو۔ کیونکہ کل مرنا ہے۔ جب تک ہمیں دن کا نور حاصل ہے۔ ہم نور کے کام کریں۔ رات آتی ہے جب کام کرنا موقوف ہوگا۔ دراصل بنی نوع انسان میں یہی لوگ ہیں جو انسان کی تلخ زندگی میں شیرینی پیدا کرتے آئے ہیں۔ زخمی اور گھائل انسانیت کے زخموں کی مرہم پٹی کرتے آئے ہیں مایوسوں کے دلوں میں امید اور بے صبروں کے دلوں میں صبر پیدا کرتے آئے ہیں۔ غمزدوں کو تسلی اور ماتم کناں کو دلاسہ دیتے آئے ہیں۔ لاریب بہت کھانے پینے والے بھی مرجائینگے اور کم کھانے پینے اور مست ہونے والے بھی مرجائینگے۔ مگر دونوں قسم کے اصحاب کے انجام و اختتام میں زمین و آسمان کا بُعد و فاصلہ ہے۔ جس کا انجام اچھا ہوگا اُس کا سب کچھ اچھا ہوگا کیونکہ انجام ہی ہر ایک بشر کی زندگی کی قدر و قیمت ہے۔

( ڈاکٹر آرہین کے خیال کی تفصیل )

## قوم میں کیریکٹر ہونا چاہئیے

آج تک دنیا میں جتنی قومیں سینہ ترقی پر چڑھی ہیں۔ ان میں کوئی بھی بغیر کیریکٹر بام ترقی پر نہیں چڑھی۔ ہر ملک کی تواریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ راجہ رامچندر کو لیجئے جو چودہ سال کی جلاوطنی اپنی مرضی سے قبول کرتے ہیں تا کہ اُن کا باپ جھوٹا نہ ٹھہرے۔ کیا آج اہل ہند خصوصاً ہندو صاحبان ایسا کیریکٹر تیار ہیں۔ اس رومی جرنیل کا قصہ آپ کو یاد ہوگا جسکے پاس جبکہ وہ ہل چلا رہا تھا۔ اس کے دشمن کے ایلچی جنکے ساتھ اُمل کی لڑائی چھوڑنے کو تھی آئے اور اس سے کہا کہ دس لاکھ روپیہ لیکر اُمل کو ایسا مشورہ دو جو ہمارے مفید مطلب ہو۔ اس کیریکٹر والے جرنیل نے جواب دیا کہ میرے گذارہ کے لئے اس کھیت کی پیداوار جس میں ہل چلا رہا ہوں کافی ہے آپ اپنا روپیہ اپنے پاس ہی رکھیں۔ کیا ہمارے سوراج چاہنے والے لیڈروں میں یہ اخلاقی دلیری ہے؟ اس انگریز کا قصہ بھی قابل ذکر ہے جس نے دکھن میں جبکہ انگریزوں اور دکھن کی دیسی ریاستوں کے درمیان جنگ چھڑی ہوئی تھی ایک دیسی ریاست کے وزیر سے جو کہ پولیٹیکل راز اس جرنیل سے بہ ادائیگی رقم کثیر دریافت کرنے آیا تھا۔ پوچھا کیا آپ میں اتنی اخلاقی دلیری ہے کہ جو راز میں اس وقت آپ کو بتاؤں وہ آپ کسی پر ظاہر نہ کرینگے؟ اس کے جواب میں وزیر نے کہا کہ ہاں ہے۔ تب جرنل موصوف نے جواباً فرمایا کہ مجھ میں بھی اتنی اخلاقی دلیری ہے کہ پولیٹکل راز کسی پر ظاہر نہ کروں۔ یہ سنکر وہ وزیر شرمندہ ہوا اور اپنا سا منہ لے کر چلا گیا۔ ناظرین کیا ہند میں ایسی مضبوط کیریکٹر کے آدمی ہیں؟ جب تک قوم کی قوم صاحب کیریکٹر نہیں ہو جاتی تب تک سوراج ناممکن ہے۔

### احساس فرض ضروری چیز ہے

ترقی کے لئے احساس فرض کی بڑی ضرورت ہے جو کہ ہمارے ملک میں بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔ اس ملک میں کاروبار کرنے والے جانتے ہیں کہ اگر وہ کسی کے ذمہ کوئی فرض لگاتے ہیں تو اس فرض کی ادائیگی ناممکن نہیں تو سخت مشکل ضرور ہو جاتی ہے اگر کسی قسم کی کمیٹی جاری کرکے



ملک کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جاوے تو پھر خاص ہندوستانیوں کے اس کمپنی سے فائدہ کی بہت کم امید ہے۔ وجہ صرف احساس فرض کی کمی ہے۔ گیتا میں تعلیم دی گئی ہے کہ فرض کی ادائیگی بلا امید و معاوضہ کے کرو۔ کیا اس تعلیم پر آج ہند میں عمل ہے؟ اگر ہے تو بہت ہی کم اور وہ اس قابل نہیں کہ سوراج ہند کو دلوائے۔ غیر ممالک کی کمپنیاں ہند میں کامیابی سے کام کر رہی ہیں۔ انگریزوں نے کمپنی ہی کے ذریعہ ہند کو لے لیا۔ اگر ہند میں احساس فرض ہو تو وہ کیوں نہ سوراج حاصل کر سکے مگر احساس فرض نہیں۔ لہٰذا سوراج بھی نہیں۔

## ایفائی وعدہ لازمی ہے۔

اگر ہم ایک دوسرے کی بات پر پورا پورا اعتبار کر سکتے ہیں تو ملک میں ترقی کی امید ہو سکتی ہے۔ مگر تجربہ اس بات کا ہرگز ہرگز شاہد نہیں۔ اس بات میں تو ہمارا ملک نہایت ہی گرا ہوا ہے۔ جو جو وعدے دیئے جاتے ہیں ان میں سے ۹۰ فی صدی ناقابل اعتبار ہیں۔ بلکہ بعض مذہبی کتابیں اپنے قول و عہد کو توڑنے کی اجازت دیتی ہیں۔ پھر ملک میں سچائی کس طرح نشو و نما پاوے؟ اگر اس بات میں ملک مسیح یسوع کی تعلیم کا پابند ہو جاوے تو ممکن نہیں کہ سوراج نہ ملے۔ دیکھو انجیل متی ۵: ۳۳-۳۷ جہاں پر مسیح یسوع نے فرمایا کہ پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ تو جھوٹی قسم نہ کھا۔ بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لئے پوری کر۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ ہرگز قسم نہ کھانا۔ نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے نہ زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے اور نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے اور نہ اپنے سر کی قسم کھا۔ کیونکہ تو ایک بال کو سفید یا کالا نہیں کر سکتا ہے۔ پر تمہاری گفتگو میں ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو۔ کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے سو برائی سے ہوتا ہے۔ کیا ہمارے لوگ جب کبھی معاملہ میں ہاں کہتے ہیں ان کا مطلب ہاں ہی ہوتا ہے؟ غالباً پچاس فیصدی تو اسی وقت دل میں خیال رکھتے ہونگے کہ ہاں کہہ دینے کو نسا کام کرنا ہے۔ جب تک سچائی صفائی اور وعدہ وفائی ملک کا دستور العمل نہ ہوگا سوراج محض ایک خیال و خواب ہے۔

## پابندی وقت

ہر قسم کے کاروبار کے لئے پابندی وقت کی اشد ضرورت ہے۔ جو شخص وقت پر کام کرنے کا عادی ہے۔ وہ اس شخص سے جو وقت پر کام کرنے کا عادی نہیں زیادہ نہیں تو دگنا کام تو ضرور کریگا۔ پھر وقت کا پابند شخص دوسروں کے کام میں بالکل حارج نہیں ہوتا اور جو وقت کا پابند نہیں وہ دوسروں کے کام میں سخت حرج کرتا ہے۔ اگر کسی ملک میں بعض لوگ پابند وقت ہیں اور قوم کی کثرت اس پر عمل کرنے والی نہیں تو اس سے حصول مطلب نہیں ہو سکتا جب تک تمام قوم میں یہ احساس نہ ہو جاوے سوراج حاصل نہیں ہو سکتا۔

اہل یورپ کو انسانی آزادی سے اور سچائی سے محبت ہے یورپین اقوام کو صدیوں سے ان باتوں کی تربیت حاصل ہے یہی روحانی و ملکی آزادی خود ضبطی و خود اختیاری سے ملینگی۔ مگر پیارے ہند کے آپس کے جھگڑے اس امر کے شاہد ہیں کہ ہند میں یہ خوبی نہیں۔ کیرکٹر کا بنانا یا نہ بنانا ہی ہے جو قوموں کو بناتا یا بگاڑتا ہے۔ قوم کی قوت اس کی زیادہ تعداد پر نہیں بلکہ اس کے مرد و زن کی خوبیوں پر موقوف ہے۔ مگر یہ خوبیاں ہمارے ملک میں بہت ہی کم پائی جاتی ہیں۔ گھر قوم کا نمونہ بلکہ آئینہ ہے۔ گھروں میں اگر ستم بے رحمی بدسلوکی اور حقارت ہے ویسی ہی قوم ہوگی۔ جس قوم میں جسمانی طور پر تندرست مضبوط اعضا والے۔ کام و کلام کے سچے۔ بہادر، دیر پرہیزگار ہوں۔ جن کے اصولوں کے مطابق اخلاقی زندگی بہ نسبت علم و دولت کے زیادہ ضروری ہے۔ وہی قوم اصلی قوم بنیگی۔ اور سوراج حاصل کریگی۔ صرف مسیح یسوع کی تعلیم ایسی ہے کہ جسے قومی و افرادی زندگی میں عمل میں لانے سے امن و آزادی اقوام دنیا حاصل کر سکتی ہیں۔ کیا اہل ہند اس تعلیم کو حاصل کر کے اور اس پر عمل کر کے اپنی قوم کی آزادی یعنے سوراج حاصل کرینگے؟

راقم۔ جے۔ ڈانیل

**کلکتہ** ۶ نومبر۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ ملک معظم نے مسٹر اے۔ ایس۔ مارے سی آئی ای کی تقرری بطور آنریری ممبر بنگال گورنمنٹ منظوری دیدی ہے

(بندے ماترم)

## شہید سندھ

باغباں ہرگز نہیں تو قدردان عندلیب
فصل گل میں کیوں اجاڑا آشیان عندلیب

جہاں تک خاکسار کی عقل ناقص کو رسائی ہوئی ہے معلوم ہوا کہ مرحوم پادری ڈی۔ ایس۔ ہارپر صاحب بی۔ اے ایک بڑے دولتمند۔ با اقتدار و باوقار انگریزی خاندان سے تھے۔ ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے اور ۲۰ ستمبر ۱۹۲۶ء کو وفات پائی۔ آپ کے بچپن سے ہی خیالات خدا کی محبت و خدمت کی طرف مائل تھے۔ اور ان میں خاص دلچسپی لیا کرتے تھے۔ خود انکساری و حلم مزاجی بھی حد سے زیادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرتے ہی اپنے عزیز وطن کو خیرباد کہہ کر ہندوستان میں آئے تاکہ خدا کی خدمت کریں۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ خدا نے ان کو ایسے موقع پر بلا لیا جبکہ ان کا غنچۂ امید کھلنے نہ پایا اور تکمیل آرزو کا ثمر نہ لایا تھا۔ آپ خود تو جنت کی راحت و آرام میں پہنچ گئے لیکن اپنے دوستوں و آشناؤں کو غرقاب رنج و الم چھوڑ گئے۔

صوبہ پنجاب میں تو ان کو کم لوگ جانتے ہونگے۔ لیکن علاقہ سندھ بلکہ بمبئی (صوبہ) میں تو ہر دلعزیز تھے۔ کیونکہ سنہ ۱۹۰۴ء میں چرچ مشنری سوسائٹی کی منظوری سے کراچی سی۔ ایم۔ ایس۔ ہائی سکول کے پرنسپل ہو کر آئے۔ بعدہٗ سندھ حیدرآباد میں بمعہ بزرگ میم صاحبہ قریباً ۱۵ سال خداوند کی خدمت کی اور اس عرصہ پندرہ سال میں ہر ایک سے واقفیت پیدا کر لی۔ پادری صاحب موصوف کے اوصاف حسنہ۔ خوش خلقی۔ خودانکاری محبت ہمدردی کی جتنی تعریف کریں کم ہے گویا اس قسم اچھے پایہ کے آدمی بہت کم اگر چراغ لیکر ہاتھ میں ڈھونڈیں تو شاید ہی دستیاب ہوں۔ قومی عزت و ہمدردی تو ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری پڑی تھی۔ چنانچہ گورنمنٹ سے مل کر بڑی جد و جہد کے بعد علاقہ سندھ میں متصل میرپور خاص ہندوستانی مسیحیوں کے واسطے نہایت ارزاں قیمت پر زمین منظور کروائی اور اپنے نام پر ہی ہارپر آباد ایک گاؤں آباد کیا جس جگہ ایک لڑکوں کا سکول معہ بورڈنگ ...... ڈاکخانہ اور گرجا گھر جس کے سامنے ایک خوش وضع باغیچہ ہے ان کی یادگار میں سے

زندہ مثالیں ہیں۔ اس جگہ تمام سندھ۔ پنجاب اور صوبجات متوسط سے مسیحی لوگ آکر آباد ہوئے۔ جنہوں نے ہزار ہا روپے اس زمین پر صرف کر دیئے۔ لیکن زمین کچھ اونچی ہونے کی وجہ اور وقت پر پورا پانی نہ ملنے کی وجہ سے خوشحال نہ ہو سکے۔ پادری صاحب بھی لوگوں کو ہمت دلائے جاتے تھے۔ اور ہمت کیوں نہ دلاتے جبکہ اُن کو امید تھی کہ سکھر بیراج سکیم تیار ہونے کے بعد خوشحال ہونگے۔ پادری صاحب نے اپنا روپیہ پیسہ بھی لوگوں اور زمین کی بہتری پر نثار کر دیا۔ بلکہ اپنی کئی ایک ذاتی چیزیں بھی فروخت کرنے سے دریغ نہ کیا۔ اس بنا پر کہ مسیحیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ گو وہ ہر طرح کی تکلیف گوارا کرتے رہے۔ اکثر اوقات وقت پر کھانا کھانا نصیب نہ ہوتا تھا۔ کئی دفعہ باہر جنگل میں ہی کھانا منگوا کر نیم شکم کر کے وہیں زمین پر سو رہا کرتے تھے۔ بیسیوں دفعہ درست شدہ بوٹ اور کپڑے پہنے گئے۔ سخت گرمی و شدت کی دھوپ میں لوگوں کے ساتھ محنت و مشقت میں مشغول رہتے تھے۔ طرفہ یہ کہ جو کچھ بھی کیا دوسروں کے لئے کیا اور دوسروں کی مدد پر کمر بستہ ہو گیا۔ گویا حاتم ثانی پیدا ہوئے تھے۔ اُن کو پوری امید تھی کہ کبھی نہ کبھی دامن مراد گل آرزو سے پُر ہوگا اور بہار کا وقت قریب آیا چاہتا تھا کہ

روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد۔

بیچارے کس خوبکاری کی کہ مال و زر تو نثار کر ہی چکے تھے اپنی جان بھی قربان کر دی۔ اور ایک گھڑی بھی چین کے ساتھ بسر کرنی نصیب نہ ہوئی۔ بس آرزو تھی کہ اب آرام کا وقت قریب ہے کہ ؎

باغباں ہرگز نہیں تو قدردان عندلیب
فصل گل میں کیوں اُجاڑا آشیان عندلیب

ادھر حیدرآباد میں بنگلہ اچھی طرح سے آراستہ کروا رکھا تھا کیونکہ ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء کو ان کے اہل و عیال ولایت سے آنے والے تھے۔ لیکن اُف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ ماں اور پانچ بچے جو کہ ملاقات کی پوری امید رکھتے تھے کتنا بھاری صدمہ ان پر گذرا ہوگا جبکہ اُن کو یہ خبر پہنچی ہوگی۔ کہ اب نہ آؤ۔ کیونکہ اب قیامت سے پہلے تم کو آپ کی ملاقات نصیب نہ ہوگی۔ اس وقت اُن پر کیا بیتی ہوگی؟ پس عرض ہے کہ اُن کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

اور یہ بھی التماس ہے کہ ہارپر آباد کے لوگوں کے لئے بھی دعا کی جاوے کہ وہ ہمت نہ ہاریں بلکہ پادری ہارپر صاحب کی ہمت کو مد نظر رکھ کر کوشش کرتے رہیں۔ جیسے کہ کسی نے کہا ہے کہ ؎

کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

پس کوشش وہی کریں اور اُن کی یادگار کو قائم رکھیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خداوند ان میں ویسا ہی کوئی دل و فرشتہ سیرت قائم مقام اور بھیج دیوے۔ جو کہ مرحوم پادری صاحب سے بڑھ کر نام پیدا کرے اور لوگوں کی خبر گیری کرے بلکہ ویسی ہی اور کئی بستیاں آباد کر دیوے۔ جن میں غریب مسیحی بود و باش کریں۔ آمین۔

جلال الدین ۔ از کراچی شہر

---

## شفاخانہ مسیحی جلالپور جٹاں

یہ امر مسلمہ ہے کہ انسانی بدن کے واسطے مرض و صحت لازم و ملزوم ہیں۔ اور انسانی آبادی میں شفاخانہ کا ہونا ضروری اور لابدی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سرکار دولت مدار سلطنت انگلشیہ نے رعایا کے مفاد کی خاطر اپنے اصول کے مطابق یہاں بھی ایک ہسپتال جاری کیا ہوا ہے۔ اور علاوہ اس کے ایک دو ڈاکٹر بطور خود پریکٹس کرتے ہیں۔ جو یگانہ روزگار اور بے عدیل زمانہ ہیں۔ ان سب سے بالاتر اور سرسبز زمین اور جانب شرق ایک ہسپتال ہے۔ بنام شفاخانہ مسیحی جلالپور جٹاں میں عرصہ سے قائم ہے جو مثل عین حیات یا چشمہ فیض کے ہر ساعت اور ہر لحظہ اصحاب مرض و سقم کو ادویہ نافع سے مستفید کرتا رہتا ہے۔

چونکہ دنیا عالم اسباب علل ہے اور ہر کام کا کوئی نہ کوئی مقصد۔ علت و سبب ہوتا ہے۔ اس شفاخانہ کی غرض و غایت محض خدمت خدا و خلق ہے۔ خصوصاً نادار اور مفلس آدمیوں کے ساتھ ہمدردی و شفقت۔

**انتظام برائے مریضان مضافات** ۔ مریضان بیرونجات کے واسطے علیحدہ عالیشان عمارت موجود ہے جس میں جملہ سامان متعلقہ آرام و استراحت و دیگر لوازمات آسائش بافراط موجود ہیں اور کسی مریض کو بہت مجبوری تکلیف نہیں ہے۔

**طرز علاج** ۔ طرز معالجہ نہایت خوب و مستحسن ہے۔ ہر مرض کی مریض کی تشخیص ڈاکٹر صاحب انچارج ہسپتال خود کرتے ہیں۔ اور مجوزہ علاج پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ جو در اصل دم مسیح ہوتا ہے۔ جن مریضوں کو عمل جراحی کی ضرورت ہے ڈاکٹر صاحب موصوف بہ نفس نفیس جو بکمال غور و خوض ساخت دریافت فرماتے ہیں اور تشخیص میں عمیق نظری اور باریک بینی سے بال کی کھال اُتارتے ہیں۔ چونکہ خداوند کریم نے عمل جراحی میں صاحب بہادر کو خاص دسترس و قدرت اور داغ بخشا ہے آپ امر میں وہ ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اسی وجہ مریض صحت کلی بہت جلد حاصل کرتا ہے۔ جو مریض ہو کر آتا ہے۔ شفا پا کر جاتا ہے۔ بے قرار آتا ہے باقرار جاتا ہے۔ حیات دوبارہ پا کر زندگی سے لطف اُٹھاتا ہے۔

**آنکھوں کا خاص علاج** ۔ محکمہ [illegible] یا شفاخانہ وہ اچھا ہوتا ہے جس میں کوئی خاص امتیاز ہو۔ چنانچہ اس شفاخانہ میں بفضل ایزد متعال صاحب بہادر آنکھوں کا علاج بذات خاص فرماتے ہیں۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پڑوال۔ پھولا۔ ناخنہ۔ ظفرہ۔ موتیا۔ اور جملہ امراض چشم کا علاج کرتے ہیں وہ شہرہ آفاق ہیں اور اس صنف میں اُن کی قابلیت اظہر من الشمس ہے۔

**سٹاف** ۔ ہر محکمہ کی خوبی اُس کے سٹاف اور اراکین کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور چنانچہ بفضل خدا شفاخانہ مسیحی جلالپور جٹاں (ضلع گجرات) کا سٹاف قابل صد رشک ہے سب سے افضل ماہر حاذق لائق فائق عالم کامل جناب ڈاکٹر اے۔ ایم کر صاحب بہادر انچارج ہسپتال ہیں۔ اُن کے پرسنل اسسٹنٹ جناب ڈاکٹر صاحب صوبہ خاں ہیں جو فن حکمت میں تجربہ رکھتے ہیں اور دیگر کمپونڈر نہایت خوش خلق ہیں جو اپنے فرائض منصبی کو حسن انتظام اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔





ڈاکٹر صاحب بہادر کی زندگی جلالپور جٹاں اور مضافات میں نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور ان کی ذات والا صفات سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اس قدر شغف اور مسکین پروری اور غریب نوازی کا اس قدر لطیف جذبہ ہے کہ بلا معاوضہ شہر میں مریضوں کو دیکھنے جاتے ہیں۔ اور ان کی ہر دلعزیزی کی یہ حالت ہے کہ ہندو مسلم کی نگاہوں میں ایک خاص توقیر اور عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔ علمائے اخلاق کے نزدیک منجملہ دیگر صفات کے ایثار بہترین صفات اور حسنات سے ہے اور محسن کا یہ کام یعنی ہسپتال کا جاری کرنا زندہ مثال ہے اور صاحب بہادر تو مجسم ایثار ہیں صبح کے بارہ بجے تک بکمال محنت اور محبت اور شوق اور دلسوزی سے علاج فرماتے ہیں اور چار بجے تک اس فیض رسانی میں منہمک رہتے ہیں۔

**عرض حال۔** چونکہ یہ موقع عین علاج چشم کا ہے۔ جو صاحب اس مرض کا شکار ہوں بہت جلد پہنچ کر فیض حاصل کریں۔ بعد میں نہ پچھتائیں۔

ایچ۔ اے۔ حق۔ جلالپوری
محلہ خواجگان۔ ضلع گجرات

---

## کرسمس اور نوروز نمبر

ہم شعرائے کرام اور حلقہ نامہ نگاران زرافشاں کو کرسمس اور نوروز نمبر کی یاد دلاتے ہیں۔ بلاشک زندوں کے لئے ہر روز عید اور ہر شب شب چراغ ہوتی ہے۔ مگر عید کرسمس اور نوروز جملہ مسیحیوں کی مجموعی خوشی اور شادمانی کے ایام ہیں جن خوشیوں کے اظہار کے لئے زرافشاں کا کرسمس اور نوروز نمبر وقف ہے۔ ہم زرافشاں کے دوستوں سے متمنی ہیں کہ وہ اپنی حمد و ثنا اور شکر گذاریوں کے تحفے ابھی سے تیار فرما چھوڑیں۔ عام طور سے بچپن پر اور خصوصاً خداوند یسوع مسیح کے بچپن پر۔ اسکی زندگی اور کام و کلام پر۔ اسکی زندگی کی جنگ اور فتوحات پر ایسی نظم و نثر لکھیں جو اسکی حقیقی عظمت و شان کی اعلیٰ ترجمانی کر سکے۔ قوی امید ہے کہ زرافشاں کے قدیم و جدید دوست کرسمس و نوروز نمبر کو فراموش نہ کرینگے

---

## فخر قوم ماسٹر ہیرا خاں صاحب

اس بات سے ہمیں معلوم کرکے سخت رنج ہوا ہو کہ آپ کے پاؤں پر ضرب شدید آئی ہے۔ آپ ایک بنتی ہوئی عمارت کی دیوار کے قریب کھڑے تھے۔ اوپر سے نادانستہ طور سے کسی مزدور نے زائد شہتیری نیچے گرائی۔ وہ شہتیری آپ کے پاؤں پر گری۔ شہتیری نے پاؤں کو نہایت شدید صدمہ پہنچایا۔ جس کے سبب سے آپ کو سخت تکلیف ہے اور بخار رہتا ہو۔ گو علاج معالجہ نہایت سرگرمی سے ہو رہا ہے تو بھی کچھ دن تک آپ سخت تکلیف میں مبتلا رہینگے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے بندے کو ہاتھ دیکر بچا لیا۔ امید ہے کہ علاج معالجے سے آپ جلد صحت و شفا حاصل کرینگے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا اپنے بندے کو جلد صحت و شفا بخشے۔ آمین۔

---

## ایک سو روپیہ ماہوار پر مذہب فروخت

کل ہمیں ایک بیرنگ خط ملا۔ دو آنہ قربان کرکے ہم نے لیا۔ خط کی عبارت کا مطلب اس قدر ہو کہ راقم سکھ سوسائٹی میں سے ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنس پاس ہے۔ سکھوں نے مجھے ملازمت ابھی تک نہیں دلائی۔ دو سال گذرنے کو ہیں۔ اس لئے میں عیسائی مذہب اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ ایک سو روپیہ ماہوار کی اگر نوکری آپ دلا دیں تو میں عیسائی ہونے کو تیار ہوں۔ اپنے اخبار میں اس کا جواب تحریر فرمائیں۔ راقم کا نام نہیں۔ خط پر پھلور کی مہر ہے۔ جو شاید ضلع ہوشیارپور میں ہے۔

ہمارا جواب صرف اس قدر ہے کہ مذہب کی تبدیلی کے معنے مذہب ہے۔ نوکری کی تبدیلی کے معنے نوکری ہو۔ ہماری دنیا میں مذہب کی تبدیلی کے معنے نوکری نہیں ہو سکتے۔ پھر وہ بھی ایک صد روپیہ کی ماہوار نوکری۔ اس وجہ سے ہماری یہی صلاح ہے کہ آپ مذہب کو تبدیل نہ فرمائیں۔ اگر تبدیل کرنا ہو تو نوکری کی شرط اڑا دیں دو دو اور چپڑیاں ملنا محال ہے۔

---

## مہاتما گاندھی پھر میدان سیاست میں آنیوالے ہیں

اخبارات نے مہاتما گاندھی کے میدان سیاست میں پھر تشریف لانے کو بایں الفاظ سے تشبیہ دی ہے اور سمجھتے ہیں۔ مہاتما جی نے ہند کی سیاست کی الجھنوں کا گورکھ دھندا اور خوب سمجھ لیا ہوگا۔ تب ہی تو آپ میدان عمل میں نکلنے کو ہیں۔ ورنہ آپ کا عدم تشدد و عدم تعاون کے اصول میں ناکام ہو کر پھر میدان سیاست کے اکھاڑے میں اترنا کیا مطلب رکھتا ہو؟

ہم کو اس بات کا تو علم نہیں کہ مہاتما جی نے ملک ہند کی سیاسی مشکلات کا حل تجویز کر لیا ہے یا نہیں۔ ہم صرف اسی قدر جانتے ہیں کہ کسی مشکل کو حل کرنے والی خیالی تجاویز خواہ خیال میں کیسی ہی تیر بہدف نظر آئیں۔ لیکن انہیں عملی جامہ پہنانا ہزار مشکلات کی ایک مشکل ہوا کرتا ہے۔ ہندوستان کی مشکلات کا حل سوچنے اور سمجھنے والے اصحاب نہ پیشتر کم تھے اور نہ اب کم ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں ہونگے جو ہند کی سیاسی الجھنوں کو اپنے خیال میں ایسے سلجھا چکے ہیں کہ وہ اپنی تجاویز کو تیر بہدف سمجھے ہوئے ہیں۔ مگر وہ انہیں عملی جامہ نہیں پہنا سکتے ہیں۔ اگر مہاتما گاندھی اپنی پہلی ناکامی کے بعد پھر سیاسی میدان میں اپنے خیالات کو عملی لباس پہنا سکیں تو آپ سے بڑھ کر کونسا انسان ہو سکتا ہے؟ مگر ہم قبل از وقت کچھ کہہ نہیں سکتے۔ کہ آپ ہند کی مشکلات کو گھٹا دینگے یا بڑھا دینگے۔ پرچرچا ہے کہ آپ شروع دسمبر میں اپنا کام شروع کر دینگے۔

---

## ہندوستان میں عیسائی مشنری زیادہ بھیجو

سر مائیکل اڈوائر نے [illegible] کانگرس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپیل کی کہ ہندوستانی مفاد کی حفاظت کے لئے ہمیں ہندوستان میں زیادہ عیسائی مشنری بھیجنے چاہئیں (ہندے ماترم ۹ نومبر) اگر یہ خبر درست ہو تو ہم ہندوستان میں مسیحیت کے

مفاد کی حفاظت کے لئے فی الحال مسیحی مشنریز کی زیادہ ضرورت اس بات سے محسوس کر رہے ہیں کہ مشنریز کی کمی کے سبب سے ہندوستان کے مسیحی غیر محفوظ ہو رہے ہیں وہ ہزاروں کی تعداد سے مسیحیت کو چھوڑ رہے ہیں

## آخر مسیحی بھی کونسلوں میں حق نمایندگی کے طالب ہو گئے

• ہمدرد ملازم مطبوعہ ۹ نومبر راوی ہے کہ الہ آباد ۶ نومبر آج ہندوستانی عیسائیوں کی کانفرنس نے اپنے اجلاس میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں انہوں نے اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ اگرچہ وہ فرقہ وارانہ نیابت کے قائل نہیں مگر موجودہ صورت حالات اس امر کی مقتضی ہے کہ پبلک باڈیوں میں ہندوستانی عیسائیوں کو بھی علیحدہ نیابت عطا کی جائے" ہماری سمجھ میں اس مضمون پر مسیحیوں نے مہر سکوت توڑ کر اچھا کیا ہے۔

## الفضل قادیاں ۹ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے

سب سے زیادہ قابل افسوس مسلمانوں کی حالت ہے کہ ہندوؤں اور عیسائیوں سے بڑھ کر وہ اپنے مذہب سے دور ہیں حقیقت کے لحاظ سے تو وہ بھی یعنی ہندو اور عیسائی اور سکھ وغیرہ بھی اپنے اپنے مذہب سے دور ہیں۔ لیکن لگاؤ کے لحاظ سے وہ قریب ہیں۔ ایک عیسائی خواہ دہریہ ہو جائے مسیح کا نام لینے پر اسے جوش آ جائیگا۔ وہ باوجود اس کے کہ دہریہ ہوگا۔ عیسائیوں کی طرح گرجے میں بھی جاتا ہے اسے یسوع مسیح کی توہین پر غصہ بھی آتا ہے اور ان کاموں پر جو حضرت عیسٰی کی طرف منسوب ہیں اُسے جوش بھی پیدا ہوتا ہے۔ مگر مسلمانوں میں یہ بات نہیں۔ ہندوستان میں جتنے والیان ریاست اور جتنے گورنر آتے ہیں وہ سب مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں اور گرجوں میں جاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی یہ حالت نہیں۔ نہ ان میں کوئی آسودہ حال ہو جائے تو اگر وہ پہلے مسجد میں جاتا تھا تو پھر مسجد میں جانا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اگر وہ پہلے مذہبی رنگ رکھتا تھا تو پھر اس سے بھی غافل ہو جاتا ہے

## ہماری بائبل اور مسلم علما

وہ کونسا پادری یا مسیحی مناد ہے جسے ضرور ذیل بائبل کی اصلیت و اعتبار کے خلاف اعتراضات سننے نہیں پڑتے۔ وہ کون سے مشن مدارس کے مسیحی استاد ہیں جنکے روبرو بائبل کی تحریف و تنسیخ کی ابحاث نہیں آتی ہے۔ انجیل کے الہام اور الوہیت کی مشکلات نہیں ستاتیں اور کتنے مسیحی ہیں جو ان مشکلات کا تسلی بخش جواب دے سکتے ہیں؟ کس قدر رفقاء اور دست مُسلم انہیں مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں؟ کیا آپ اپنی اور اپنے مُسلم بھائیوں کی مشکلکشائی نہ کرینگے؟ کتاب مذکورہ بالا انہیں مشکلات کا حل ہے جبکی بابت مسیحی اور مسلم علماء کی آراء نورافشاں کے کالموں میں بیشتر نکل چکی ہیں مُسلم پریس کی ایک آواز "دو تحفہ مسیحی لٹریچر کی زبانی اور سُنئے" "وہ تحفہ لکھتا ہے۔

### ہماری بائبل اور مسلم علما

مصنفہ و مؤلفہ پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹر نورافشاں

اس کتاب کا حجم ۱۰۰ صفحہ ہے۔ اس میں پادری صاحب ممدوح نے بائبل اور دیگر کتب سماویہ کی تحریف پر نہایت عرق ریزی سے بحث کی ہے اور اس میں اکثر حصص مسلمانوں کی عبرت کا آئینہ ہے۔ . . . . کتاب ہذا میں نسخ آیات پر بھی عمدہ بحث لکھی ہے۔ مذاہب اسلامیہ کے خیالات پر ریویو فرماتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی سعی جمیل کی ہے کہ بائبل وغیرہ تحریف سے مبرا ہے . . . بہرحال مؤلف ممدوح کی محنت مطالعہ و عرق ریزی سے انکار نہیں ہو سکتا "(وقفہ) اگر ناظرین کرام نے یہ کتاب منگانا ہے تو جلد منگائیں۔ ورنہ یہ دستیاب نہ ہوگی ہاتھوں سے جاتا رہیگا۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے۔ ایک روپیہ قیمت کے سوا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

المشتہر پادری غلام مسیح ایڈیٹر نورافشاں لاہور

## کیا عیسائیوں کی شدھی کی نسبت ذیل کی خبریں سچی ہیں؟

ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو خبریں عیسائیوں کی شدھی کی بابت اخبارات میں نکلتی رہتی ہیں۔ وہ کہاں تک درست ہیں۔ پر مسیحیوں کی آگاہی کے لئے اس قدر ضرور لکھتا ہے کہ مسیحیوں کی شدھی کی بابت حیران کرنے والی خبریں اخبارات میں شائع ہوا کرتی ہیں۔ چنانچہ ایسی خبروں سے ایک خبر ہم پیشتر نقل کر چکے ہیں اور دوسری خبر ہمدرد ملازم مطبوعہ ۹ نومبر ۱۹۲۶ء سے آج نقل کرتے ہیں۔ خدا نخواستہ اگر یہ خبر درست ہو تو ذمہ دار مسیحی اصحاب کی لاپروائی تعدی کی نسبت زیادہ تعجب خیز معلوم ہوتی ہے۔ کیا اس سے ہم یہ سمجھیں کہ ہندوستان کے مسیحی رفتہ رفتہ یونہیں ختم ہو جائینگے؟ ہم شدھی کے علاقوں کے مسیحیوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ذیل کی خبروں کی نسبت درست اطلاع دیں۔ ایڈیٹر

### ایک عیسائی پروفیسر کی شدھی

#### تری شنکر اچاریہ کے پوتر ہاتھوں سے

انگا ہندو سبھا کی طرف سے ایک عیسائی پروفیسر مسٹر اگھونیہ جی کی شدھی کی گئی ہے۔ یہ صاحب کئی پشتوں سے عیسائی تھے اور کیمبرج یونیورسٹی کے ایم۔اے ہیں۔ ان کی شدھی شری شنکر اچاریہ کرویر پیٹھ سے کی۔ جگت گرو نے اپنی تقریر میں کہا۔

سچ پوچھو تو شدھی ہندو سماج کو کرنا چاہئے۔ اگھونیہ جی کو نہیں۔ کیونکہ ہندو سماج آج تک اپنے بھائیوں کو ٹھکراتی رہی ہے"۔ شدھی کے بعد تمام حاضرین نے پرشاد تقسیم کیا۔ سارسوت برہمنوں نے مسٹر اگھونیہ کو پھر سے اپنی برادری میں شامل کر لیا ہے۔ اور اب ان کا بیاہ ہونے والا ہے۔ شدھی کے وقت پونہ سے مسٹر ویدیا بیبئی پردیشک ہندو سبھا کی طرف سے، اجاراما شن لال جی سیت۔ پنڈت سدا دھا جی مالویہ۔ ڈاکٹر ساورکر اور کشو آنند پرمیم جی تشریف لائے ہوئے تھے۔

### تین ہزار آدمیوں کی شُدّھی

#### ہندو دھرم میں شامل کئے گئے

شری سوامی ستیا نند جی۔ سوامی ناگیشا نند جی اور ہندو مشن کے مقصد پر چارک اور بر ہمچاری پچھلے دنوں بوگرا پہنچے۔ سرونچ سامیاپٹہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہ

تیار کیا گیا ہے اور بعد ازاں ہون کیا گیا۔ عیسائیوں اور مستقداوں کے قریبا ۵۰ خاندان جو زائد از تین ہزار نفوس پر مشتمل تھے شدھ ہو کر کے ہندو دھرم میں شامل کئے گئے۔

سوامی ستیا نند جی کو ۱۲ بجے دن سے ۱۰ بجے رات تک ایک جگہ بیٹھ کر پریکٹیس کرانا پڑا۔ حاضرین میں کھچڑی کا پرشاد بانٹا گیا۔ ہندو شدھ شدہ حوصلہ مندان کے لئے ایک مندر تعمیر کریگا۔ اور کئی پرائمری سکول کھولے جائینگے۔

## نئی کتابیں

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور کی طرف سے ہمارے پاس ریویو کے لئے ذیل کی کتب موصول ہوئی ہیں (۱) ملک المحبت قیمت ۲/ (۲) اثنا عشریہ یعنے بارہ شیعہ اماموں کا تذکرہ قیمت ۲/ (۳) انجیل الانجیل قیمت ۴/ (۴) مسیحی عقیدہ اور زندگی یعنے اقراریوں کے لئے ہدایات کا رسالہ قیمت ۳/ (۵) شریعت ارتداد قیمت ۲/ ان میں سے نمبر ۲ و ۳ و ۴ خاص کر مسیحیوں کے لئے نہایت مفید رسالے ہیں۔ مسیحی بچوں اور مسلمانوں کی تعلیم کے لئے نہایت مفید ہیں۔ علاوہ ازیں ان مناد وں کے کام کے لئے مفید رسالے ہیں جو مسلمانوں میں کام کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں سوسائٹی مذکورہ نے کتب مذکورہ کو شائع فرما کر مسیحیوں پر کمال احسان فرمایا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ سوسائٹی مذکور سے طلب فرمائیں۔

## بائبل کے تدریجی سبقوں کی پہلی کتاب

مصنفہ پادری اے۔ سی۔ کلیمن صاحب

یہ کتاب کرسچین لٹریچر سوسائٹی الہ آباد نے طبع فرمائی ہے۔ ۸۴ صفحہ کی ضخامت کی کتاب ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ مسیحی مدارس میں بچوں کی تعلیم کا کورس ہے جس میں بچوں کے لئے بائبل کے بزرگوں کی زندگی کے حالات نہایت سادہ اور مختصر پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب مقدس کے احوال کی طرزی کتاب ہے۔ ہمارے خیال میں فاضل مصنف نے یہ کتاب لکھ کر مسیحی بچوں پر احسان فرمایا ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ ہے۔ شمالی ہند کرسچین لٹریچر سوسائٹی الہ آباد سے طلب فرمائیں۔

## شاہ ایران کی تنخواہ

مجلس ایران نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا ہے کہ شاہ ایران کو گیارہ لاکھ اشرفی سالانہ دی جایا کرے اور ولی عہد کو اس کا نصف دیا جایا کرے۔

رشید ے ٹائمز

## ایک ملزم کو ۳۸۴ سال کی قید

### ۳۳ الزامات میں سے فی الزام ۱۲ سال ۸ ماہ کی سزا

پایہ تخت سپین میں سرکاری وکیل نے دو ملزمان ڈون ڈی گرنجا اور ڈکٹر ریاذوسانس کے خلاف ۳۳ مختلف الزامات لگائے۔ ملزم نمبر ۲ مفرور ہے ان کے خلاف جعل اور دھوکہ دہی کے الزامات ہیں اور ہر ایک جرم کے لئے ۱۲ سال ۸ ماہ ایک روز کی قید کا مطالبہ کیا۔ عدالت نے یہ مطالبہ منظور کر لیا اور گرنجا کو ۳۸۴ سال کی قید کی سزا دی گئی۔ یہ تعزیرات سپین کے عجائبات کی ایک مثال ہے +

## مسیحی بھی حق نمایندگی کے طالب ہیں

خدا کا شکر ہے کہ یو۔پی کے مسیحی اس میدان میں نکلے ہیں کہ انہیں بھی بذریعہ انتخاب کونسلوں میں حق نمایندگی دیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یو۔پی کے مسیحیوں نے اچھا کیا کہ انہوں نے گورنمنٹ سے حق نمایندگی کا مطالبہ کر کے ظاہر کر دیا کہ وہ اصلاحات کی سکیم کے تابع ہیں۔ تمام ہندوستان کے مسیحیوں کو یو۔پی کرسچن کانفرنس کی تقلید کرنا چاہئے۔

(ہندے ٹائمز)

چھپرا میں حال کے فساد کے سلسلہ میں ۹۰ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ مزید گرفتاریاں عمل میں لائی جائینگی۔

## الیکشن کی وجہ سے تبدیل مذہب

گوجرانوالہ۔ ۵ نومبر مسٹر کالیچرن گرمکھی صدر انجمن طبقہ اچھوت ساکن متوسط لکھتے ہیں کہ چونکہ لیجسلیٹو کونسل کے انتخابات میں ان کے ساتھ بے انصافی کی گئی ہے۔ اس لئے اُن کے لئے یہی چارہ کار باقی رہ گیا ہے کہ ہندو مذہب کو ترک کر دیں۔ جس پر ۱۵ نومبر کو عمل کیا جائیگا۔

(ر)

## زمانہ حال کے ہولناک آلات جنگ

### آیندہ کوئی ایسی ایجاد نہ ہونے پائے

### سر الیور لاج کی مدبران ممالک سے اپیل

انگلستان کے سب سے بڑے زندہ سائنسدان نے تمام ممالک کے مدبروں سے اپیل کی ہے کہ ہولناک آلات کی اختراعات کا آیندہ کے لئے سدباب کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آجکل دنیا سخت خطرہ میں ہے۔ آیندہ زمانہ کی لڑائیاں زیادہ تر کرہ ہوائی میں لڑی جائینگی۔ ہوائی جہازوں کی ایجاد سے فاصلہ دراز سے ناگہانی طور پر زبردست ضرب لگانے کا اختیار حاصل ہو گیا ہے۔ بڑے سے بڑا شہر چشم زدن میں ویرانہ بنایا جا سکتا ہے۔ آیندہ لڑائیوں میں حریف ملک کا ہاشندہ ہے کو دشمن خیال کیا جائیگا۔ اور وہ زمانہ واپس آنیوالا ہے۔ جبکہ دشمن کی تمام آبادی صفحہ ہستی سے نابود کر دی جاتی تھی۔ عورتیں اور بچے بیل اور گدھے تک مار ڈالے جاتے تھے جبکہ کتب خانے اور قابل دید عمارتیں بھی منہدم کر دی جاتی تھیں۔

سائنس کی ہر ایک نئی طاقت کے ساتھ تباہی کی طاقت بھی ترقی پر ہے۔ اور تباہی کی کوئی حد معلوم نہیں ہوتی اور اگر نوع انسان کی ساری طاقت اسی قسم کی ایجاد و دلائل میں صرف ہونے لگی تو کیا انجام ہوگا۔ کیمسٹری کی ترقی سے روز نئے سے نئے مرکبات نکلتے آتے ہیں اب تک یہ مرکبات خشکی اور سمندر میں کام آتے تھے۔ لیکن اب تو گرد ہوا سے انہیں استعمال کیا جائیگا۔

اور نیز کسی نگاہ ہی کے اُنہیں چھوڑ دیا جائیگا۔ سمندر میں جہاز بھی محفوظ نہ ہونگے۔

آجکل حملوں کے طریقے بچاؤ کے طریقوں کی نسبت سُرعت سے ایجاد ہو رہے ہیں۔ بلکہ متعدی بیماریوں کے جراثیم بھی چھوڑے جا سکتے ہیں۔

تہذیب کے موجودہ دور میں تباہی کی طاقت سے اس سرگرمی کے ساتھ کام لینا مناسب نہیں۔

(۱۱)

## بم کے ۲۵ زخمی شفایاب ہو چکے ہیں

لاہور میں دسہرہ کے موقعہ پر جو اشخاص زخمی ہوئے تھے ان میں سے ۱۱ ہسپتال میں زیر علاج ہیں جنکی حالت خاطر خواہ ہے۔ بلکہ ان میں سے چند ایک عنقریب صحت کے بعد ہسپتال سے نکلنے والے ہیں۔ ۲۵ مریض اسوقت تک شفایاب ہو چکے ہیں

(۱۲)

## استریوں کے لئے خاص لیکچر

ایس۔ پی۔ ایس کے حال واقعہ بیرون موری دروازہ لاہور میں ۱۰ نومبر بدھ وار کو وقت ۴ بجے شام مسز سائٹس سکریٹری لیڈی چیمسفورڈ لیگ اس مضمون پر کہ ننھے بچوں کو دشمنوں یعنی مکھیوں۔ چوہیوں اور مچھروں وغیرہ سے کس طرح حفاظت کی جائے؟ اُردو میں ایک لیکچر دیگی۔

پردہ نشیں استریوں کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے طالب علم رانیوں اور ماتاؤں کو خاص طور پر شرکت کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔

(۱۳)

## شاہی خاندان چین کے خزانہ کی فروخت
### امریکہ کے لئے خرید ہو رہی ہے

چین کے شاہی خاندان چینگ کے خزانہ کا روپیہ تعدادی ۹۰ ہزار پونڈ جو پیکن کے بنک میں جمع تھا اسکو سابق طفل شہنشاہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دینے کے لئے میز یانگ کی کمپنی کے ہاتھوں میں فروخت کر دیا ہے۔ قیمت خرید آیک لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ ہے۔ اس خزانہ کے جواہرات لاثانی سمجھے جاتے ہیں۔

(۱۴)

# خبریں

**شنگھائی** ۸ نومبر۔ جنوبی افواج نے کیو کیانگ اور کیانگسی پر جو جنرل سنچوان فانگ کے صدر مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور غیر ملکیوں پر زبردست آتشباری کی گئی ہے۔ مگر انگریزی بحری جہاز آ پہنچے ہیں اب بالکل سکون ہے۔

(رینڈے ماترم)

**کلکتہ** گزٹ کی تازہ ترین اشاعت میں لکھا ہے کہ گورنر بہ اجلاس کونسل نے خواتین انسپکٹران سکول کو لیجسلیٹو اسمبلی و بنگال کونسل کی ممبری کے لئے افسران تصدیق مقرر کیا ہے۔

(۱۵)

**رنگون** ۸ نومبر تین افغان سردار جو کمٹیلا میں نظر بند ہیں آج ان میں سے ایک معالجہ کے لئے پاگلوں کے شفاخانہ میں لایا گیا۔ اسے ایک کتے نے کاٹا ہے۔ جسکی نسبت شک ہے کہ وہ دیوانہ تھا۔

(۱۶)

**لاہور** ۹ نومبر۔ ریلوے ورکشاپ میں ۲۸ من تانبے کی چوری کے مقدمہ میں میاں محمد یوسف مجسٹریٹ درجہ اول نے ۵ ملزمان کے خلاف فرد جرم لگا دیا ہے۔ اور مسٹر ڈیڈن پارڈ فورمین۔ لوکو موٹو ورکشاپ اور محمد اسمٰعیل ٹھیکیدار رہا کر دیئے گئے ہیں۔

(۱۷)

**لاہور** ۹ نومبر۔ میاں عبدالرحیم مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں لالہ آتما رام کے خلاف زیر دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی کی طرف سے ایک استغاثہ دائر کیا گیا ہے۔ جس میں ملزم کے خلاف الزام یہ ہے کہ اُس نے کمپنی مذکور کی اجازت کے بغیر بجلی کا استعمال کیا۔

(۱۸)

**ریاست بھوپال** کے ایک موضع میں ایک شخص کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کے تمام اعضا انسانی تھے۔ لیکن چہرہ شکل خنزیر کے تھا۔ پیدا ہونے کے ۳-۴ گھنٹے بعد بچہ مر گیا۔

(۱۹)

**لاہور** ۹ نومبر۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ عرصہ ہوا چوبرجی کے قریب سٹریٹ میں ایک جنگل کے نزدیک دس سال کے معصوم بچے کا قتل ہوا تھا اور اس کے متعلق سیشن جج لاہور کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ فاضل جج نے ملزم کو (جس کا نام دولا ہے) سزائے موت کا حکم دیا ہے۔

(۲۰)

**دہلی** ۹ نومبر کل ایک مہلک حادثہ موٹر ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے جس کا نتیجہ مسٹر ایچ۔ آر۔ واہ۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر رہتک کی موت ہوا۔ موٹر کار اُلٹ گئی۔ اور متوفی فوراً جاں بحق ہوا۔ آج تمام دہلی میں مسلوفات کی تجہیز و تکفین ہوگی۔

(۲۱)

## اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ضلع وڈیرہ تحصیل اننت ناگ کشمیر گزشتہ ۱۵ اکتوبر سے ایسا رقبہ مشتہر قرار دیا گیا ہے جو ہیضہ سے متاثرہ ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا عرصہ کے دوران میں یہاں ۵۹ کیس اور ۱۹ اموات واقع ہوئیں۔

(۲۲)

**بہاولپور** ۹ نومبر۔ وائسرائے صاحب نے اپنی موجودہ آمد کے سلسلہ میں نواب صاحب بہاولپور کا شکریہ ادا کیا ہے اور لکھا ہے۔ میں آپ کے علاقہ کو دیکھ کر از حد خوش ہوا ہوں۔ نواب صاحب نے وائسرائے کو شکریہ کا جواب بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔

(۲۳)

نورافشاں کے لئے خریدار دیجئے۔

ان کی دست گیری کرنے کو ہر وقت آمادہ ہے۔ بھرت پور اسٹیشن کے پاس ایک چھوٹی عیسائی بستی قائم ہو چکی ہے اس کے قریب سولہ مربع اور ہیں۔ مگر درخت کھڑے ہیں۔ چار سو روپیہ مربعہ نرخ کوئی چیز نہیں۔ سو روپیہ پیشگی اور باقی تین سو روپے سو سو روپے کی سالانہ قسطوں میں دینا پڑتا ہے۔ وسطیا آبپاشی کنوئیں اور نہر ہیں۔ زمینداری کے پورے حقوق قسطوں کے خاتمہ پر ملتے ہیں۔ مالکان زمین کو کوئی بے دخل نہیں کر سکتا۔ جائداد جس جرم کی پاداش میں پنجاب میں ضبط ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے جرم کے لئے دربار بھرت پور بھی ضبط کر سکتا ہے۔ اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ شکار کی بڑی بہار ہے۔ سور اور ہرن بکثرت ہیں۔ لائسنس لیکر آپ انہیں اپنے رقبہ میں جب چاہیں مار سکتے ہیں۔ پنجاب کی بہترین اراضی بھرت پور کی معمولی زمین کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اوسط پیداوار بہت بھاری ہے۔ مزارع مشکل ملتے ہیں۔ نوکر رکھتے ہیں۔ بغیر روٹی کپڑا تو دس روپے دینے پڑتے ہیں۔ ہمارا چک شہر بھرت پور سے ۲۲ میل جنوب کی طرف ہے۔ میں نے زمینداروں سے ۲۳½ مربعہ اراضی حاصل کی ہے۔ زمین اپنی زرخیزی میں بےنظیر ہے۔ دو سال سے غیر مزروعہ پڑی ہے۔ آپ جاتے ہی ہل جوتنا شروع کر دیجئے۔ درخت اور جھاڑیاں نہیں ہیں۔ میں چار پانچ شریف زمیندار مسیحیوں کو اپنے ہاں جگہ دینے کو تیار ہوں۔ صاف ہموار میدان ہے۔ پانی آٹھ دس فٹ گہرا نکلتا ہے۔ کنواں بہت سستا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پتھر مفت اور چونہ دس روپیہ فی سو من مل جاتا ہے۔ آب و ہوا خوشگوار ہے شکار کی بڑی سرح ہے۔ ہر روز دیگچہ گرم ہو سکتا ہے۔

نیازمند۔ جے۔ آر۔ جرنلسٹ۔ زمیندار
بیانہ۔ بھرت پور

---

لنڈن ۱۰ نومبر۔ امپیریل کیمیکل لمیٹڈ جو حال ہی میں ایک کمپنی سے خریدی گئی ہے۔ اس کے بورڈ آف ڈائرکٹرز میں لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند بھی شامل ہو گئے ہیں۔

(رینڈر سے ماخوذ)

# "شخصی پیالے" اپنے اصلی رنگ میں

گذشتہ سے پیوستہ

اب تک ہم نے چند ضروری باتوں کا ذکر کیا ہے اول یہ کہ کلام مقدس میں کوئی ایسی بات نہیں ملتی جس سے یہ ظاہر ہو کہ خداوند کی حضوری میں ایک سے زیادہ پیالے استعمال کئے گئے۔ بلکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ صرف ایک ہی پیالہ استعمال ہوا اور اگر اور پیالے موجود تھے تو بھی ان کو استعمال میں نہ لایا گیا۔ دوئم یہ کہ عشاء ربانی خداوند کی موت کی یادگاری ہے۔ جس میں اس نے اپنا بدن اور خون ہماری خاطر دیکر ہمیں گناہ سے بچایا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خداوند کی موت کی یادگاری کا بہتر طریقہ کیا ہو ابتدا سے زمانہ حال تک مسیحی کلیسیا کس طریقہ سے خداوند کی موت کی یادگاری کرتی آئی۔ ہماری کلیسیاؤں کے سوا دیگر کلیسیائیں خداوند کی موت کو کس طریق سے یاد کیا کرتی ہیں؟ شخصی پیالے کب سے کام آنے لگے ہیں؟ انجیل مقدس میں ان کا کہیں ذکر نہیں ملتا ہے؟ ہم ناظرین نور افشاں سے ان کے جواب براہ طلب کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اس پر کافی روشنی ڈالی جائیگی

یشوع فضل الدین

---

# ضروری اطلاع

لکھنؤ و نورتھ ویسٹ انڈیا و نورتھ انڈیا تینوں کانفرنسیں لکھنؤ میں بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء سے فراہم ہونگی اور ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء کو ایک مشاعرہ ہوگا۔ اس لئے تمام مسیحی شعرا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شریک مشاعرہ ہوں یا اپنی اپنی غزلیات بذریعہ خطوط ارسال فرمائیں۔ مصرعہ طرح یہ ہے۔

مصرعہ طرح۔ انداز بجز حسن میں نہلائے جاتے ہیں
نہلائے۔ بہلائے قافیہ۔ جاتے ہیں ردیف

جو صاحبان غزلیں بذریعہ خطوط ارسال فرمائیں وہ ۹ تو اشعار سے زیادہ نہ بھیجیں اور جو صاحب کہ خود شریک مشاعرہ ہوں وہ اکیس اشعار سے زیادہ نہ پڑھیں۔ تاریخ مشاعرہ کے فیصلہ میں دیر ہوئی۔ اس سبب سے دیر میں اطلاع دیتا ہوں۔

مسیحی خادم:-
رابرٹ گارڈوز اسبق از انوپ شہر

---

# شادی خانہ آبادی

ناظرین بسبب عارضہ بخار جلدی نور افشاں میں عنوان بالا کے متعلق کچھ ارسال نہ کر سکا۔ اب بفضل خدا بخار سے خلاصی ہوئی۔ لہذا کچھ گذارش کرتا ہوں۔

**شادی نمبر ۱**۔ برخوردار سعادت اطوار ڈیوڈ پسر صادق فضل الدین صاحب نمبردار مارٹن پور ضلع شیخوپورہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کو مارٹن پور ہی میں ایک ایماندار و شریف زمیندار مسیحی کی صاحبزادی کے ساتھ جو اعلیٰ طور پر تعلیم یافتہ تھی واقع ہوئی۔

صاحبزادی کے والدین نے داماد اور بیٹی کو مال سے مالا مال بھینس اور گھوڑی سے نونہال کر کے روانہ کیا۔ بذریعہ باجہ اور آتشبازی کے مورخہ ۹ ستمبر کی شب جشن جاری رہنے کے تھی اور گرجا گھر خوب آراستہ تھا۔ اور ایک یورپین مشنری صاحب نے ایک دیسی پاسٹر کے ساتھ ملکر رسم نکاح کو ادا کیا اور مبارک گیت کے ساتھ نکاح کو ختم کیا۔ بعد کو تصویر بھی اتاری گئی۔

**شادی نمبر ۲**۔ عزیزہ ہمشیرہ بنت فضل الدین برادر چوہدری صادق فضل الدین صاحب نمبردار مارٹن پور کی مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء کو امرتسر مشن چرچ جہان سنگھ گیٹ میں ... کی بیٹی سے وقوع میں آئی۔ نکاح کا انتظام گرجا گھر میں ہوا۔ عام و خاص نے گرجا میں حاضر ہو کر نکاح کی عبادت کو خوب رونق بخشی جناب پادری جے۔ ایف۔ سی صاحب بہادر مشنری امرتسر نے نکاح مقدس باندھا۔ بعد خاتمہ چاء پانی ہوا اور عام و خاص زینٹ ماسٹر کی فوٹو لی گئی۔ خاکسار سب بہن بھائیوں کا دل سے مشکور ہے۔

جو ماخوذ ہو کر مسرور ہوئے۔ خاصکر جناب مس کمنتاٹن صاحبہ کا دل وجان سے تاحیات مشکور رہونگا کہ جنہوں نے احقر کی خاص قدر و عزت اور امداد فرمائی۔

یہ دو شادیاں حقیر کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں (۱) بندہ نے امرتسر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا (۲) پرانے دوستوں کی رفاقت و شراکت نصیب ہوئی اور دل خوش ہوا (۳) سے بزرگوں کو دیکھنا اور ان سے ملنا نصیب ہوا ایک نیا شخص مسمی مسٹر بنجمن کو دیکھ کر دل نہایت خوش ہوا۔ (۴) اپنے نئے رشتہ داروں کو دیکھ کر اور مل کر دل باغ باغ ہوا۔ اور خداوند مسیح کا ہزار ہا شکر کیا۔ جس نے اخفی اور مدیدی ارادہ کو اپنی قدرت اور مرضی سے ظاہر کیا۔ اب ہر روز دعا ہے کہ خدا عزیزوں کو برکت پر برکت عطا فرمائے آمین۔ فقط آداب۔

ای نیاز علی سب رجسٹرار۔ بی۔ ڈی۔ ایم سی
امرتسر

## گنے کی فصل بابت سال ۱۹۳۶ء کا دوسرا تخمینہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

۱۹۳۴-۳۵ء سے پہلے پانچ سال کے اندر اوسطاً پنجاب کے جس قدر رقبہ میں گنا بویا گیا وہ برطانوی ہند کے کل رقبہ زیر کاشت نیشکر کا قریباً ۱۵.۹ فیصدی تھا۔

ستمبر کے آخر میں رقبہ زیر کاشت تخمینہ ۴۰۵۹۰۰ تھا۔ اس کے بالمقابل سال گذشتہ کے دوسرے اور سال رواں کے پہلے تخمینے کے مطابق رقبہ زیر کاشت بالترتیب ۳۸۳۶۰۰ اور ۴۰۳۲۰۰ ایکڑ تھا۔ یہ تخمینہ سال گذشتہ کے اصل رقبہ سے بقدر ۴ فیصدی زیادہ ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ گُڑ کھانڈ کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اور کپاس کی قیمت گر جانے سے کپاس کا رقبہ زیر کاشت سال گذشتہ کے مقابلہ میں کم ہو گیا ہے اور اسکی جگہ گنے کا رقبہ زیر کاشت بڑھ جانے سے نکل گئی ہے۔ جولائی و اگست کی بارش سے فصل کو فائدہ پہنچا۔ اب عام طور پر فصل عمدہ ہے۔ فصل کی حالت دس سالہ اوسط ۸۲ کے مقابل ۹۰ فیصدی ہے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ سال رواں کی فصل کی حالت دس سالہ اوسط کا ۱۱۸ فیصدی ہے۔

## بوٹنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی سپرد کی ہیں اور چار خواتین اُستاد درس دیتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ تخمینہ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری نرخ ہے۔ متفرق اخراجات ۸ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز، کرسی، الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکشا ۱ سے ۱۱ تک کروکونزل ... سے ... تک۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

## تین بیماریوں کی حکمی دوائیں ۱۲/۱۳

(۱) دمہ خشک ہو یا تر نیا ہو یا پُرانا مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دُور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت ؏

(۲) ہر قسم کی کمزوری دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے خواہ کیسی ہی کمزوری ہو قیمت فی شیشی عمر

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے ورنہ دوسرے دن ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ بارہ آنہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر
ڈاکٹر ای۔ این اودھیا
خورجہ۔ ضلع بلند شہر

## اشتہار کتب

**بادبگولا**۔ از مس ٹراٹر صاحبہ۔ یہ ایک کہانی ہے کہ کس طرح ایک مسافر راہ گم گشتہ اور منزل مقصود سے دور ہو گیا اور عالم یاس میں کس طرح اسے اصل راہ کا پتہ لگا۔ اور ہلاکت سے بچ گیا۔ صفحہ ۱۶ - ۳ پائی۔

**نیا آسمان**۔ از مس میور ہنڈ صاحبہ۔ کشادہ اور تنگ دو قسم کے روحانی راستوں کو کہانی کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے صفحہ ۱۶ - ۳ پائی۔

**سرگذشت وید**۔ دیانند کی تفسیر وید کی نسبت علمائے آریہ سماج کی آراء۔ ویدوں اور ان کی تعداد و حقیقت پر بحث۔ پیدائش وید کا افسانہ۔ ویدوں کی گمشدگی۔ ویدوں کے مختلف نسخے۔ وید ۱۱۳۱ نسخے بن گئے۔ صفحہ ۸۰ - ۲؍

**مسیح کے نام** مسیح کے قرآن میں جو نام و لقب ہیں بائبل سے ان کی تشریح۔ از ڈاکٹر زویمر صاحب۔ صفحہ ۱۶ - ۳ پائی۔

**مسیح کی الوہیت**۔ از کینن گیرڈنر صاحب۔ اس مضمون پر سب سے زیادہ آسان یہی رسالہ ہے صفحہ ۱۶ - ۳ پائی

**بیگناہ نبی**۔ از ڈاکٹر رؤس صاحب۔ قرآن سے مسیح کی بے گناہی کا ثبوت صفحہ ۱۶ - ۳ پائی۔

**ایک تاریخی واقعہ اور اس کا اخلاقی نتیجہ**۔ از مسٹر اے۔ ڈی اینن صاحب مسیح اور مسیحیت نے دنیا پر کیا اثر کیا۔ صفحہ ۳۲ - ۶ پائی۔

**اثنا عشریہ** شیعوں کے بارہ اماموں کا تذکرہ صفحہ ۱۶ - ۳؍

**ویدوں کی ازلیت** ویدوں کے ازلی ہونے کا رد صفحہ ۱۶ - ۱؍

**رشیوں کا آبائی وطن** ہندوؤں کے قدیم بزرگوں کی ہندوستان میں آنے سے پیشتر کی حالت کی تحقیق صفحہ ۱۶ - ۳؍

**دعا کی حقیقت**۔ از پادری پی۔ این گنجل صاحب صفحہ ۸۴ - ۴؍

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انار کلی۔ لاہور

پادری ڈبلیو بی کلارک صاحب ایم۔ اے۔ مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور۔ کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔